جان گل کرسٹ اور مولوی عبدالحق کے ہاں قواعدی مماثلتیں

ڈاکٹر ساجد جاوید، اسسٹنٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف سرگودھا

Abstract

Molvi Abdul Haq was a renowned Urdu scholar.He compiled and edited very important classical Urdu works and preserved it.He compiled Qawaid e Urdu,a well reputed gramma. In this article, research shows that Molvi Ab. Haq was not the first one. John Gilchrist was the founder Urdu grammarian to adopt this methodoly in his Grammar(1796).

اُردو قواعد نویسی کے ضمن میں یہ امر اہمیت اور دلچسپی کا حامل ہے کہ اس کے بنیاد گزاروں میں کسی مشرقی ماہرِ زبان یا لسانیات کی بجائے غیر ملکی افراد اور مستشرقین کے نام زیادہ نمایاں ہیں۔مختلف علاقوں میں مختلف ناموں یا شناختوں سے پہچانی والی موجودہ اردو زبان سترھویں صدی تک محض عوامی بول چال کی زبان سے زیادہ اہمیت اختیار نہ کر پائی تھی۔طبقۂ خواص، علم وادب اور سرکاری دربار کی زبان فارسی ہونے کی وجہ سے لسانی منظرنامے پر اردو کو کسی خاص مرتبے کی حامل زبان نہیں گردانا جاتا تھا۔اٹھارہویں صدی کے طلوع سے البتہ یہ ملک بھر کی رابطے کی زبان (Lingua Franka) کے درجے سے ترقی کرتے کرتے شمالی ہند میں ریختہ گوئی کی زبان بنی۔(علم وادب (محض شاعری) سے راستہ پاتے ہوئے یہ زبان اشرافیہ تک پہنچی اور معتبر حیثیت اختیار کر گئی۔عوامی بول چال کی زبان ہونے اور ثانیاً عوامی زبان (vernacular) ہونے کے باعث ہندوستانی ماہرین زبان کو اس زبان کی قواعد مرتب کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو ایسٹ انڈیا کمپنیوں کی صورت میں یہاں موجود تھے۔چنانچہ اردو کی پہلی قواعد ۱۹۶۸ء میں جون جوشوا کیٹلر (۱۹۵۹۔۱۷۱۸) نے مرتب کی جو کہ جرمن سپیکنگ پولینڈ کا باشندہ تھا۔کیٹلر نے تجارتی مقاصد کے لیے ضروری مواد کو ترتیب کر کے یہ پہلی قواعد Gramnatica Indostanica کے عنوان سے معروف ہوئی۔یہ لغت جرمن زبان میں مرتب ہوئی تھی جو بعد میں لاطینی اور پھر انگریزی میں ترجمہ ہوئی۔اس قواعد کا اصل عنوان یہ ہے:

> "Instructie ofte Onderwijsinghe Der Hindoustaanse en Persianse talen naven hare declinate enconjugatie, als mede hollandse maat en gewigten mitsgaders beduigdingh

vergeleykinge, der Hindoustanse med de eeniger moorse namen etc. DOOR Joan Josua Ketelaar 1668".(1)

دوسری اردو قواعد بنجمن شلز (Benjamin Schultze) نے ہندوستان کے شہر سورت میں مرتب کی جو ۱۷۴۵ء میں جرمنی کے شہر ''ہالے'' سے Gramatica Indostanica کے عنوان سے شائع ہوئی۔(۲)۔اس کے بعد جارج ہیڈلے کی گریمر خاص اہمیت اختیار کر گئی۔ ہیڈلے پہلا انگریز ماہر زبان تھا جس نے اردو زبان پر اہم قواعد بعنوان Grammatical Remarks on Indostan Language مرتب کی۔ یہ قواعد ۱۷۷۲ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ یہ گریمر اردو قواعد نویسی کے میدان میں اس طور پر اہم ہے کہ جان گل کرسٹ کی اردو قواعد سے قبل یہ قواعد خاصی مشہور تھی اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے تھے۔(۳)۔اس کے بعد اہم قواعد نویس جان گل کرسٹ کا ذکر آتا ہے جس کی قواعد نویسی پر تحقیق اس مقالے کی بنیادی موضوع ہے۔

مولوی عبدالحق نے اردو کے کلاسیکی سرمائے کی ترتیب و تدوین اور قواعد کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے جس کی بدولت اردو زبان و قواعد کی ذیل میں ان کے تحقیقی و تنقیدی کام کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ان کی کتاب ''قواعدِ اردو'' ۱۹۱۴ء میں منظر عام پر آئی اور نہایت اہم قواعدی کتاب کے طور پر لسانی منظر نامے میں محفوظ ہو گئی۔ یہ کتاب ۱۹۴۱ء میں الناظر پریس لکھنؤ (انڈیا) سے شائع ہوئی جس کے متعدد ایڈیشن ۱۹۵۸ء تک مختلف ترمیم و اضافے کے ساتھ شائع ہوئے۔آخری ایڈیشن (۱۹۵۸ء) کے بعد کتاب کی جو شکل تیار ہوئی وہ تا حال اشاعتی عمل سے گزر رہی ہے۔ مذکورہ قواعد سے قبل مولوی اسماعیل میرٹھی کی مختصر مگر جامع قواعدِ اردو نہ صرف چھپ چکی تھی بلکہ اس کے متعدد ایڈیشن زیور طبع سے آراستہ ہوئے جس سے اس کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ ہوتا ہے۔مولوی اسماعیل میرٹھی نے اپنی قواعد کو اجزائے کلام کی بنیاد پر مرتب کرنے کی راہ اپنائی جو اردو قواعد کی منہاج میں اضافہ ثابت ہوئی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جان گل کرسٹ نے ۱۷۹۶ء میں اردو قواعد کو اجزائے کلام کی بنیاد پر مرتب کیا تھا۔اس منہاج کو آگے چل کر بابو کاہن سنگھ (قواعدِ اڑدو) اور مولوی اسماعیل میرٹھی (قواعد اردو) میں اپنی قواعد کی بنیاد بنایا۔دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ جان گل کرسٹ اجزائے کلام کی بنیاد پر قواعد لکھنے کے محرک ثابت ہوئے جس کو مذکورہ بالا ہندوستانی ماہرین زبان نے اپنایا۔اسی روایت کی پاسداری میں ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی عبدالحق نے ۱۹۱۴ء میں ''قواعدِ اردو'' کی منہاج کو اجزائے کلام کی بنیاد پر مرتب کیا۔اس کتاب کی اہمیت اور افادیت اس طور پر بھی مسلمہ ہے کہ مولوی عبدالحق نے اردو قواعد لکھے جانے کے مروجہ ہندوستانی طریقے سے ہٹ کر اس کو اجزائے کلام کی بنیاد پر مرتب کیا۔موجودہ بحث میں یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ تاریخ کے اوراق میں یہ بات محفوظ کی جائے کہ جس قواعدی منہاج کو مولوی عبدالحق کی اولیت سمجھا جاتا ہے' وہ قواعدی ماڈل ان سے قبل مولوی اسماعیل میرٹھی اور بابو کاہن سنگھ اپنی قواعدوں میں بروئے کار لا چکے تھے۔اس قواعدی ماڈل کو سب سے پہلے جان گل کرسٹ نے اپنی اردو قواعد ''ہندوستانی گریمر'' میں اپنایا جو اپنی نوعیت کا منفرد تجربہ تھا۔اجزائے کلام کی

بنیاد پر تیار کیا گیا ماڈل ایک عرصے تک اردو دان طبقے سے اس لیے بھی اوجھل رہا کہ یہ قواعد انگریزی زبان میں تھی۔ انگریزی میڈیم ہونے کی وجہ سے اس طرف زیادہ توجہ نہ دی جا سکی، دوسرا کتاب کی عدم دستیابی بھی ایک وجہ بنی، جس کی وجہ سے یہ بات محسوس نہ کی جا سکی کہ کلمے کی تین درجی تقسیم (اسم، فعل، حرف) کی بجائے اجزائے کلام کی بنیاد پر اردو قواعدی منہاج کا استعمال سب سے پہلے گل کرسٹ نے کیا تھا۔ مولوی عبدالحق کی قواعد میں اس طرف توجہ نہ دی جا سکی کہ قواعدی ماڈل کو اجزائے کلام کی بنیاد پر مرتب کرنے کی روایت پیش کر دی جاتی، چنانچہ یہ امر اس مقالے کی بدولت پیش کیا جاتا ہے کہ اجزائے کلام کی بنیاد پر سب سے پہلی قواعد گل کرسٹ نے مرتب کی تھی، جس کے بعد بابو کاہن سنگھ، اسماعیل میرٹھی اور مولوی عبدالحق نے اس کو بنیاد بنا کر لکھا۔ ذیل میں مولوی عبدالحق کی قواعد اور جان گل کرسٹ کی قواعد کا تقابلی/موازنہ کر کے اس موضوع کے لیے مثالوں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

قواعدِ اردو کا مطالعہ کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں اور آخری ۱۹۵۸ء والے ایڈیشن کی فہرستِ مشمولات میں فرق موجود ہے۔ پہلے ایڈیشن میں جو کہ الناظر پریس لکھنؤ سے ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کی فہرست مشمولات یوں ہے۔ کتاب میں پہلے بائیس صفحات مقدمہ پر مشتمل ہیں، جس میں اردو زبان کے آغاز، تشکیل، ابتدا، وجہ تسمیہ، اور اس پر مسلم قوم کے مختلف عہد میں پیدا ہونے والے اثرات پر مبسوط بحث شامل ہے۔ آگے چل کر انگریز اور دوسری مغربی اقوام کے ہندوستان آمد، اردو کی قواعد و لغت نویسی کے میدان میں ان کی کاوشوں پر تفصیلی بحث شامل ہے جو اپنی جگہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔

اس مقدمے میں الفاظ کی تقسیم کو تین بڑے اجزاء میں تقسیم کر کے نشان دہی فہرست میں ہی کر دی گئی تھی کہ قواعد کو تین بڑے درجوں ہجا، صرف اور نحو میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلے ایڈیشن کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ قواعد محض ''صرف و نحو'' کے مشمولات اور مناسبات کے گرد گھومتی تھی۔ کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں فصل اول، ہجا کے عنوان سے تھی۔ اردو حروف تہجی اور ان سے متعلق جملہ تفصیلات کا جائزہ لے کر دراصل تمام بنیادی آوازوں، حروف، علامتوں اور حروف کی دوسری زبانوں سے اردو میں مراجعت وغیرہ کا بیان اس کا حصہ بنایا گیا تھا۔ فصل دوم بعنوان ''صرف'' کتاب کا حصہ تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ فصل اول میں حروف اور لفظ بننے تک کے قاعدے اور مباحث کا براہِ راست تعلق صرف کے مباحث کے ساتھ جڑتا ہے جس کو ماہرانہ انداز سے حصہ صرف سے پہلے شامل کیا گیا ہے۔ اسی انداز سے فصل سوم نحو کی بجائے مشتق اور مرکب الفاظ کے عنوان سے کتاب کا حصہ بنی۔ یہ ایک ارتقائی صورت ہے کہ فصل اول میں حروف تہجی، املا کی مختلف صورتوں سے قواعدی بحث شروع ہو اور صرف کے اصولوں کا جائزہ لیتے ہوئے فصل سوم میں عملی طور پر لفظ کے اشتقاق، تصریف اور ترکیب کے قاعدوں کو بطور مثال سامنے رکھا جائے۔ اس طرح اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب کی پہلی تین فصلیں حرف سے لفظ تک کی تشکیلی صورتوں اور ان پر لاگو ہونے والے علم صرف کے مشمولات کی ہر ممکنہ پیشکش کے طور پر قواعدِ اردو کا حصہ ہیں۔ فصل چہارم میں علمِ نحو کے مباحث پر تفصیلی بحث شامل ہے، جس میں نحو تفصیلی کے تحت جنس، تعداد، حالت، صفت اور صفت عددی وغیرہ مختلف

زمانوں کا بیان، مضارع، امر، مستقبل، حال، ماضی اور اس کی مختلف صورتیں، حروف اور حروف ربط کی مختلف صورتیں، تکرار الفاظ شامل ہے۔

اس کے دوسرے حصے نحو ترکیبی میں مفرد جملے، مبتدا، خبر، مطابقت اور آگے چل کر مرکب جملوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ جملہ اسمیہ، جملہ وصفیہ، جملہ تمیز یہ وغیرہ اور آخر میں جملے میں الفاظ کی ترکیب کے عنوان سے قواعدی بحث شامل ہے۔ یہ کتاب ۲۷۱ صفحات پر مشتمل تھی۔ پہلے ایڈیشن کی فہرستِ مشمولات کا موازنہ اگر اس کے آخری ایڈیشن (۱۹۵۸ء) اے سے کریں، جو تا حال شائع ہو رہا ہے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس ایڈیشن میں تو فصلوں کے عنوانات پہلے ایڈیشن کی طرح ہی ہیں، البتہ ذیلی عنوانات جزوی سطح پر تبدیل کیے گئے ہیں۔لیکن مجموعی طور پر اس کی فصل اوّل، ہجا، فصل دوم صرف، فصل سوم مشتق اور مرکب الفاظ اور فصل چہارم نحو کے عنوان سے کتاب کا اسی طرح حصہ ہے جیسا پہلے ایڈیشن میں تھا۔ فصل چہارم کے بعد جو تبدیلی ملتی ہے اس کے مطابق عروض، تقطیع، بحور اور رموز اوقاف کو مختلف مثالوں کے ساتھ قواعد کا حصہ بنایا گیا ہے۔ یہ مندرجات اوّلین ایڈیشن (۱۹۱۴ء) میں شامل نہیں۔(۴)

جان گل کرسٹ کی ''ہندوستانی گریمر'' کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے اپنی قواعد کو تین بڑے حصوں، ہجا، صرف اور نحو میں تقسیم نہیں کیا۔ غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ اس قواعد کے آنے سے پہلے قواعد کو 'صرف و نحو' بھی لکھا جاتا تھا۔ قواعد محض صرف و نحو تک محدود نہ ہو جائے، اس وجہ سے انہوں نے صرف و نحو کی قید سے قواعد کو الگ کیا۔ دوسرا پہلو یہ بھی کہ گل کرسٹ کے پیش نظر ان اضافی معلومات اور مباحث کو بھی قواعد کا حصہ بنانا تھا، جو براہِ راست قواعدی کتاب کی ذیل میں نہیں آتے۔ اب اگر قواعد صرف و نحو تک محدود ہوتی تو علم عروض، ہندوستان کی معاشی حالت، عوام و خواص کی روزمرہ زندگی سے متعلق وہ تمام تر لوازمات جو کسی نووارد غیر ملکی کی رہنمائی کے لیے معاون ہوتے، ان کو ہندوستانی گریمر کے اوراق میں شامل کرنا شائد درست نہ ہوتا چنانچہ انہوں نے اپنی قواعد کو صرف و نحو کی قید سے الگ کیا۔

''ہندوستانی گریمر'' کا پہلا باب "The Elements" کے عنوان سے ہے جس میں اردو زبان کے حروف تہجی، مفردات، ہجوں کی مختلف شکلیں، واولز، کانسوننٹ کی بحثیں، سابقوں لاحقوں کے بیان کو تفصیلاً کتاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اردو حروف تہجی کو دیوناگری اور نستعلیق خط میں لکھ کر واضح کیا گیا ہے۔ حرف کی مختلف اشکال اور ان سے بننے والے مختلف حروف کے تلفظ کو رومن رسم الخط میں لکھ کر واضح کیا گیا ہے۔ حروف تہجی میں موجود مختلف حروف کی پہچان کے لیے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستانی / ہندوی/ ہندی سے کون سے حروف حروف تہجی کا حصہ بنے، فارسی سے کون سی آوازیں آئیں اور عربی حروف کون سے ہیں جو ہندوستانی زبان کا حصہ بنے۔ مزید یہ کہ ہائیہ حروف "(Aspirated Sounds)" خالصتاً ہندوستان کی دیسی آوازیں ہیں جو عربی یا فارسی سے نہیں آئیں۔ مولوی عبدالحق کی ''قواعدِ اردو'' کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان کی گریمر کی پہلی

فصل بھی علم ہجا (Elements) ہے جس میں الفاظ، مفردات، حروف تہجی، اعراب (حرکات وسکنات) حروف قمری وشمسی وغیرہ کا بیان شامل ہے۔ جس طرح گل کرسٹ نے اپنی گریمر میں اردو حروف تہجی میں شامل مختلف حروف کی اصل کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یہ کس کس زبان سے ہندوستانی زبان کا حصہ ہے، اسی انداز کے مطابق مولوی عبدالحق کی فصل اول بعنوان ''ہجا'' کا آغاز ہوتا ہے۔

> ''چونکہ اردو ہندی، فارسی اور عربی سے مل کر بنی ہے لہٰذا اس میں ان سب زبانوں کے حروف موجود ہیں۔ خالص عربی حروف یہ ہیں: ث، ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، ق یہ حروف قدیم فارسی اور ہندی یا سنسکرت میں نہیں پائے جاتے لیکن 'ذ' قدیم فارسی میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور اب بھی بعض فارسی الفاظ 'ذ' سے لکھے جاتے ہیں۔ ٹ، ڈ، ڑ خالص ہندی ہیں، عربی فارسی میں نہیں آتے۔ ز، ف، خ، غ کی آوازیں ہندی میں نہیں عربی فارسی دونوں میں ہے۔ ژ خالص فارسی حرف ہے، ہندی عربی میں نہیں آتا... یوں یہ سادہ آوازیں ہیں مگر مل کر ایک ہوگئی ہیں۔ وہ حروف یہ ہے، بھ، پھ، تھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، ڑھ، کھ، گھ''۔(۵)

گل کرسٹ کی قواعد کا دوسرا باب اسم کے مباحث پر ہے۔ اس کے تین حصے ہیں جن میں Article، Gender اور Declension کے ذیلی عنوانات پر بحث ملتی ہے۔ باب نمبر III ضمیر کے متعلقات سے متعلق ہے۔ اس میں Personal Pronouns، Interrogatives کے ذیلی عنوانات سے اجزائے کلام کا دوسرا بڑا عنصر زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس کے بعد باب نمبر V میں فعل، فعل کی مختلف گردانیں، امدادی افعال، فعل کے مسائل و مباحث، باب نمبر VI تمیز یا متعلق فعل (Adverb)، حرفِ ربط، حرفِ عطف وتخصیص وغیرہ کے مباحث کے ساتھ اجزائے کلام کی بنیاد پر قواعد ترتیب دی گئی ہے۔ اس بحث کے شروع میں یہ نقطہ سامنے لانے کی کوشش کی گئی تھی کہ گل کرسٹ نے اجزائے کلام (اسم، فعل، ضمیر، تمیز، صفت وغیرہ) کی بنیاد پر مشتمل ماڈل کو اردو قواعد نویسی کے لیے سود مند خیال کیا اور یوں گل کرسٹ کے پیش کیے گئے قواعدی ماڈل پر آنے والے عہد کے قواعد نویسوں نے اپنی قواعدیں مرتب کیں۔ مولوی عبدالحق کی قواعدِ اردو بھی اسی انداز پر مرتب کی گئی ہے۔ علم ہجا کی ذیل میں مناسبت تلاش کرنے کے بعد اجزائے کلام کی بنیاد پر دوسرا ثبوت دیکھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ''قواعدِ اردو'' کی فصل دوم ''صرف'' سے متعلق قواعدی مباحث پر مشتمل ہے جو اجزائے کلام کی بنیاد پر اردو زبان کے جملہ امور پر تحقیقی وتنقیدی انداز سے جامع مواد کی حامل ہے۔ اس میں ذیلی عنوان نمبر ایک میں اسم (اسم خاص، اسم کیفیت، اسم جمع، لوازم اسم) عنوان نمبر دو میں صفت (صفت ذاتی، نسبتی، عددی، مقداری ضمیری)، عنوان نمبر تین میں ضمیر (موصولہ، استفہامیہ، اشارہ، ضمیر، ضمائر کے ماخذ) عنوان نمبر چار میں فعل (ماضی، حال، مستقبل، حالتیں گردانیں، مرکب افعال وغیرہ) اور عنوان نمبر پانچ میں تمیز یا متعلق فعل کے مباحث کا تفصیلی و جامع بیان دیا گیا ہے۔(۶) اجزائے کلام کی یہی شکل بعینہٖ گل کرسٹ اپنی گریمر میں پیش کر چکے تھے۔ یہ امر نہایت اہم ہے کہ ان کی قواعدی منہاج اتنی اہم اور سود مند ثابت ہوئی کہ اردو کے بڑے

قواعد نویس مولوی عبدالحق نے اس کی بنیاد پر اپنی قواعد کو اسی منہاج پر مرتب کیا۔

گل کرسٹ نے صرف کے مباحث کو ایک باب میں یکجا نہیں کیا تھا بلکہ (Parts of Speech) اجزائے کلام کو الگ الگ ابواب میں تقسیم کر کے ان پر قواعدی بحثیں اٹھائیں تھیں۔ البتہ نحو (Syntax) پر الگ سے باب موجود ہے۔ اب اگر گل کرسٹ کی قواعد کا باب نمبر VII اور VIII دیکھیں تو یوں ہے۔ باب نمبر VII میں THe Derivation and Composition of Words کے عنوان سے الفاظ کے مرکب ہونے اور اشتقاق کے بارے میں بیان ملتا ہے جس کے بعد باب نمبر VIII کو "Syntax" کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ بالکل اسی ترتیب پر مولوی عبدالحق کی فصل سوم اور فصل چہارم کا موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ فصل سوم بعنوان مشتق اور مرکب الفاظ اور فصل چہارم نحو کے عنوان سے "قواعد اردو" کا حصہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ جس انداز سے مشتق اور مرکب الفاظ کی بحث کو پہلے نمبر پر رکھ کر بعد میں گل کرسٹ نے Syntax (نحو) پر بات کی ہے، اسی انداز سے مولوی عبدالحق نے فصل سوم اور چہارم نحو پر بحث کی ہے۔ نحو کے مباحث کے اندراج میں البتہ یہ فرق ملتا ہے کہ گل کرسٹ نے نحو کی بحث کو غیر دلجمعی کے ساتھ مختصراً بیان کیا ہے، جس کی وجہ شاید یہ ہو کہ نحو سے قبل صرف کے مباحث سے "گریمر" پہلے ہی خاصی ضخیم ہو چکی تھی، البتہ مولوی عبدالحق نے نحو کے مباحث کو تفصیلی انداز سے تقریباً سوا سو صفحات پر پھیلایا ہے۔

یہاں تک کے مباحث کا جائزہ لینے سے بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ گل کرسٹ کی اردو قواعد اور مولوی عبدالحق کی "قواعد اردو" میں نہ صرف قواعدی منہاج میں مماثلتیں موجود ہیں، بلکہ مشمولات کی فہرست میں بھی کوئی زیادہ فرق سامنے نہیں آتا۔ مولوی عبدالحق کی قواعد کے پہلے ایڈیشن کے مشمولات، مذکورہ بالا مباحث کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں، تاہم گل کرسٹ کی قواعد کے مباحث ابھی مزید آگے چلتے ہیں۔ ان کی اُردو گرامر میں نحو کے مباحث کے بعد باب IX میں Orthometry اور Orhtoepy کے عنوانات کے تحت مزید قواعدی عناصر بیان کیے گئے ہیں۔ Orthometry کی ذیل میں اردو علمِ عروض بعنوان Prosody کا بیان ہے۔ علمِ عروض کے ساتھ ساتھ تقطیع (Versification) پر تفصیلی مواد کو قواعد کا حصہ بنانے کا مقصد یہ تھا کہ اردو زبان اور شاعری سے متعلق تمام ممکنہ لسانی اور قواعدی معلومات کو اکٹھا کر دیا جائے، بصورتِ دیگر علمِ عروض اور تقطیع کا بیان براہِ راست قواعد کی ذیل میں نہیں آتا۔

اب اگر مولوی عبدالحق کی قواعد اردو کا اضافہ شدہ حتمی ایڈیشن (۱۹۵۸ء) کا مطالعہ کریں، تو اس میں کچھ مزید مباحث کا اضافہ کیا گیا ہے، جو پہلے ایڈیشن (۱۹۱۴ء) میں موجود نہیں تھے۔ اضافہ شدہ ایڈیشن میں مولوی صاحب نے نحو کے مباحث کے بعد رموزِ اوقاف، عروض، بحریں، مرکب بحریں اور اوزانِ رباعی کے ذیلی عنوانات کے تحت ان علوم کی مبادیات کو اپنی کتاب کا حصہ بنایا۔ واضح رہے کہ Orthometry کے باب میں ان سب پر معلومات گل کرسٹ کی گریمر میں پہلے سے موجود تھیں۔ مزید llaws of Versification (اصولِ تقطیع) میں ارکانِ بحر، زحاف، مرکب زحاف، بحروں میں ہزج، رمل، رجز، متدارک، متقارب، بحرِ کامل، مرکب بحروں میں

بحرِ سریع، مضارع، بحرِ مقتضب وغیرہ پر پہلی مرتبہ معلومات گل کرسٹ کی گریمر کا حصہ بنی تھیں۔ ان کی مزید تشریح کے لئے اردو کے کلاسیکی شعرا کے کلام سے مثالیں بھی شامل کی گئی تھیں۔ اس کلیہ کے عین مطابق مولوی عبدالحق کی قواعد میں بھی عروض و تقطیع کے یہ مباحث کتاب کا حصہ بنائے گئے ہیں (۷)۔

ان دونوں کتب کے تقابلی مطالعے سے، اور حاصل ہونے والے نتائج سے ہمارے اس مفروضے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس ضمن میں یہ امر غور طلب ہے کہ گل کرسٹ کی گریمر میں ان مباحث کی پیشکش اس لئے ضروری خیال کی گئی تھی، کہ وہ اپنے غیر ملکی ساتھیوں کو اردو قواعد کے ساتھ ساتھ اردو شاعری کے اسرار و رموز سے بھی آگاہ کرنا چاہتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ عروض و تقطیع کو قواعد کا حصہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اب مولوی عبدالحق کا اپنی قواعد کے اضافہ شدہ ایڈیشن میں انھی مباحث کو شامل کرنا اپنی جگہ تحقیق طلب ہے۔ داخلی شہادتوں کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مولوی عبدالحق نے بھی ان مباحث کو گل کرسٹ سے متاثر ہو کر اپنی قواعد کا حصہ بنایا۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کی قواعد پر گل کرسٹ کی قواعدی منہاج (Methodology) کے ساتھ ساتھ فہرستِ مشمولات کے بھی اثرات موجود ہیں۔ یہ بات گل کرسٹ کی اہمیت میں اضافہ کرتی ہے کہ ان کے قواعدی ماڈل نے اپنے بعد آنے والے اردو قواعد نویسوں پر دیرپا اثرات مرتب کئے۔

مولوی عبدالحق کی قواعد اردو کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن اس کے مقابل اگر جان گل کرسٹ کی گریمر کو رکھ کر تجزیہ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ گل کرسٹ کی ''ہندوستانی گریمر'' نسبتاً زیادہ وقیع، جامع اور مفصل مباحث سے مملو ہے۔ یہاں مقصد دونوں مشاہیر کی قواعدی کتب کا موازنہ کر کے بڑا چھوٹا ثابت کرنا نہیں بلکہ گل کرسٹ کے قواعدی ماڈل کے ان کے مابعد قواعد نویسوں پر اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ مولوی عبدالحق کا کسی قواعد نویس کی تعریف کرنا اس بات کا غماض ہے کہ ممدوح یقیناً اس تعریف کا مستحق ہوگا جس کی وجہ سے ان کو تعریف پر مجبور ہونا پڑا۔ اردو کے دو بڑے قواعد نویسوں کی مذکورہ قواعدی کتب کی اہمیت اور ان پر گل کرسٹ کی قواعدی کتب کے اثرات کا جائزہ ان کی قواعد نویسی کی روایت پر اثرات کی واحد مثال ہیں بلکہ مغرب و مشرق کے قواعد نویسوں پر بلاواسطہ گل کرسٹ کے اثرات موجود ہیں۔ جن پر ڈاکٹریٹ کی سطح کا تحقیقی کام کئے جانے کی ضرورت ہے۔

حواشی:

۱۔ عبدالحق، مولوی، قواعد اردو، (کراچی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۱۳ء)، ص ۱۷۔۱۶

۲۔ انجمن شُلز کی اس قواعد کو ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے ''ہندوستانی گرائمر'' کے عنوان سے اُردو ترجمے کے ساتھ ۱۹۷۷ء میں شائع کیا اور اس پر تفصیلی مقدمہ شامل ہے۔

۳۔ گریمر کا ایک نسخہ لندن کے کسی پبلشر کے ہاتھ لگا تو اس نے ۱۷۷۰ء میں بلا اجازت وہ نسخہ چھاپ کر

فروخت کرنا شروع کیا۔ یہ نسخہ چونکہ مصنف کی مرضی سے نہیں چھپا تھا معیاری و مستند نہیں تھا۔ چنانچہ ہیڈ لے نے اپنی گریمر کا معیاری نسخہ ۱۷۷۲ء میں شائع کیا۔ اس گریمر کا عنوان یہ تھا۔

Grammatical Remarks on the Pratical and Vulgar Dialect of the Indostan Language, commonly called Moors, with a vocabulary English and Persian, (London 1772)

۴۔ Case study کے لئے پہلے مولوی عبدالحق کی قواعد اردو کے پہلے ایڈیشن اور انجمن ترقیِ اردو پاکستان کے ۲۰۱۳ء میں شائع کردہ ایڈیشن کو بنیاد بنایا گیا ہے، جس کا حوالہ درج ذیل ہے: مولوی عبدالحق' ڈاکٹر' قواعد اردو' انجمن ترقی اردو پاکستان' کراچی' ۲۰۱۳ء

۵۔ مولوی عبدالحق' قواعدِ اردو' ۲۰۱۳ء، ص ۳۴۔۳۳

۶۔ قواعد اردو میں یہ مندرجات پہلے اور آخری ایڈیشن میں مماثل ہیں

۷۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو قواعدِ اردو کا ۲۰۱۳ء کا ایڈیشن

ماٰخذ:

۱۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد (حصہ صرف) لاہور: اردو سائنس بورڈ' طبع دوم' ۲۰۰۴ء۔

۲۔ انجمن شُلز کی اس قواعد کو ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے 'ہندوستانی گرائمر'' کے عنوان سے اُردو ترجمے کے ساتھ ۱۹۷۷ء میں شائع کیا اور اس پر تفصیلی مقدمہ شامل ہے۔

۳۔ عبدالحق' مولوی، قواعد اردو' کراچی: انجمن ترقی اردو' ۲۰۱۳ء۔

☆☆☆